Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.95, 2014, pp 17 - 24

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، اپریل۔ جون ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۵

پنجابی شاہ مُکھی و گُر مُکھی رسم الخط: اہتمامِ درس و تدریس

ڈاکٹر نوید شہزاد☆

Abstract:

In modern world Urdu and Punjabi are considered among the leading languages of the world. Pakistan got indpendence in 1947 and Urdu became its national language. In India, almost the same language was named Hindi, with different alphabets. Similarly the Punjabi, in Pakistain, adopted Arabic/Persian based alphabets, known as Shah Mukhi, whereas the Indian Punjab adopted a Sanskirit/Hindi based alphabets known as Gur Mukhi. In this article, the author has put emphasis on teaching and learning both of the alphabets, which he finds the only way to bring two nations closer.

Key Words: Punjabi, Shah Mukhi, Gur Mukhi, Significance, Learing.

کسی زبان کا دو رسم الخطوں میں منقسم ہونا اگر بدقسمتی نہیں تو اسے خوش بختی بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اردو زبان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ یہ فارسی اور دیوناگری رسم الخط میں لکھی جا رہی ہے اور ایسا مذہبی و سیاسی بنیاد پر ہوا۔ پنجابی رسم الخط شاہ مکھی و گرمکھی کی کہانی بھی تقریباً ایسی ہی ہے۔ ورنہ لسانی و علمی حوالے سے یہ سراسر نقصان ہے کہ ایک زبان کا ادب دو رسم الخطوں میں بٹ گیا۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی لاہور

ہندوستانی پنجابی استاد سوائے چند ایک کے، شاہ مکھی نہیں جانتے اور پاکستانی پنجابی استاد، سوائے چند ایک کے، گُرمکھی نہیں جانتے اور بیشتر جاننے والے اسے آسانی سے لکھ، پڑھ نہیں سکتے۔ ایسی ہی صورت ایم۔اے، ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے دونوں ممالک کے پنجابی طلبہ کی ہے کہ وہ آدھے پنجابی ادب سے مستقل طور پر بے خبر رہتے ہیں۔ گذشتہ کچھ عرصے سے ہندوستانی پنجاب میں بھی اس ضرورت کو محسوس کیا گیا اور شاہ مکھی رسم الخط کے درس و تدریس کی جزوی سطح پر کوششیں کی گئیں۔ ان میں سے ایک کاوش تلوندر سنگھ کا ''شاہ مُکھی گُرمکھی'' کتابچہ ہے۔ (1) تیس صفحات پر مشتمل اس کتابچے کی ابتداء میں دیئے گئے شاہ مکھی و گرمکھی حروف تہجی اس حوالے سے ادھورے پن کا شکار ہیں کہ گرمکھی حروف سے عدم واقفیت رکھنے والوں کے لیے شاہ مکھی حروف کی مدد سے بھی گرمکھی حروف کے درست تلفظ تک رسائی ممکن نہیں۔ مثلاً 'ੜ' کو 'ایڑا' لکھا گیا ہے اور اس کی مزید وضاحت کے لیے جو تین الفاظ 'انگور، عینک، آلھنا' دیئے گئے ہیں وہ بھی اس حرف کا درست تلفظ پڑھنے میں مدد نہیں کرتے۔ یوں اسے ''ایڑا' (اِی، ڑا) یا 'ایڑا' (اے، ڑا) بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس کا درست تلفظ 'اَے، ڑا' ہے۔ اس کا درست تلفظ 'ਐੜਾ' گُرمکھی میں پڑھا جا رہا ہے مگر ایسا صرف شناسائے گُرمکھی کے لیے ممکن ہے۔ ایسی ہی صورت 'ٹینکا' کی ہے کہ جس میں نون کی وضاحت نہیں کہ یہ 'نون' ہے، اڑنون ہے یا پھر نون غنہ۔ اسی طرح ش 'ਸ਼'، خ 'ਖ਼'، غ 'ਗ਼'، ذ ز ژ ض ظ 'ਜ਼' اور ف 'ਫ਼' کا معاملہ ہے کہ ان حروف کو سسّے پیر بندی، کھکھے پیر بندی، گگے پیر بندی، ججے پیر بندی اور پھپھے پیر بندی کے اسماء (تلفظ) دیئے گئے ہیں۔ اگر انہیں ششّا، خخا، غغا، ذذا اور ففا کی آوازوں سے مزیّن کیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا بہر حال یہ حروف ابتدائی گُرمکھی حروف تہجی کا حصہ نہ تھے۔ چونکہ شاہ مکھی رسم الخط دائیں سے بائیں طرف اور گرمکھی بائیں سے دائیں جانب لکھا جاتا ہے اور گرمکھی حروف، شاہ مکھی کے مقابل کافی حد تک تصویری ہیں، سو ان کو لکھنے کے مدارج بھی دیئے جانے ضروری تھے، مگر یہ اہتمام نہیں کیا گیا۔ کئی لفظ گُرمکھی کے مقابل شاہ مکھی اور کئی شاہ مکھی الفاظ کو گرمکھی میں لکھتے وقت غلطیاں کی گئی ہیں جیسے 'ਮਾਸਿਮਾ' (جو کہ درست املا ہے) کو شاہ مکھی میں '

اَکھیا' لکھا گیا ہے جب کہ 'آ کھیا' لکھا جانا چاہیے تھا۔ شاہ مُکھی میں لفظ 'جاہ' مستعمل نہیں اس کے لیے 'جا' استعمال کیا جاتا ہے۔ گرمکھی میں اسے 'ਜਾਹ' (جاہ) لکھا گیا ہے اور اس کے مقابل شاہ مکھی 'جاہ' ہے۔ پاکستانی پنجابی میں اسے 'ਜਾ' بمطابق 'جا' ہی لکھا جائے گا۔ نون 'ਨ' اور اُڑنون 'ਣ' تو ہے مگر اڑلام اس پٹی کا حصہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اہتمام کیا جانا چاہیے تھا اور اس کے لیے للّے 'ਲ' پیَر بندی 'ਲ਼' کا آپشن موجود ہے۔ اسے گُرمکھی حروف کے طے شدہ ناموں کے پس منظر میں ''ڑلاّ'' کا نام دیا جاسکتا ہے۔ 'سوال' کو 'ਸੁਆਲ' لکھا گیا ہے، جو 'سوال' کے بنیادی تلفظ کے مطابق نہیں، یہ ''سُ، آل' کی املا ہے، اسے 'ਸਵਾਲ' لکھا جانا چاہیے تھا۔ البتہ اگر ''سُ، آل'' لکھنا مقصود ہو تو پھر درست ہے۔ 'ایہناں' کو 'ਐਹਨਾ' لکھا گیا جو 'اَے، ہ، ناں' بنتا ہے۔ یہ تمام پنجابی لہجوں میں مستعمل نہیں۔ اسے 'ایہناں' (اے، ہ، ناں) بھی لکھا، بولا جاتا ہے جسے گرمکھی میں لاں کے ساتھ 'ਐਹਨਾਂ' لکھا جائے گا۔ 'ਨੂੰ' کو 'نُو' لکھا گیا، درست املا 'نوں' نہیں لکھی گئی۔ روسیں (رو، سَے، ں) کو 'ਰੋਸੀਂ' یعنی بہاری کے ساتھ لکھا گیا جب کہ اسے یوں 'ਰੋਸੈਂ' یعنی دولاواں کے ساتھ لکھا جانا چاہیے تھا۔ اسی طرح 'ਆਈਆਂ' کو شاہ مکھی میں 'آیاں' لکھا گیا، جب کہ درست املا 'آئیاں' تھی اور دونوں الفاظ مختلف معنویت کے حامل ہیں۔ 'آیاں' کو گُرمکھی میں 'ਆਇਆਂ' لکھا جائے گا۔ بہر حال یہ ایک اچھی کوشش ہے اگر مذکورہ بیان کردہ باریکیوں کا خیال رکھا جاتا تو مزید بہتر ہوتا۔ اب بات کرتے ہیں پاکستانی پنجاب کی۔

پاکستانی پنجاب میں ''گورمکھی'' کے نام سے ایک سو گیارہ صفحات پر مشتمل ڈاکٹر سیتا رام باہرؔی کی کاوش کو پہلی اشاعت مانا جائے گا، گو اس پر سن اشاعت درج نہیں۔ (2) بنیادی اسباق کو دو ہفتوں میں دن وار تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے دن کی مشق میں شاہ مکھی حروفِ تہجی ترتیب وار دیئے گئے ہیں اور ان کے نیچے گرمکھی حروف ہیں۔ یہاں وضاحت کی جانی چاہیے تھی کہ شاہ مکھی حروف ذ، ز، ض، ظ، ژ کے لیے گرمکھی میں ایک ہی حرف 'ਜ਼' ہے۔ اسی طرح ث، س، ص کے لیے 'ਸ'۔ ح، ہ، ھ کے لیے 'ਹ'۔ ک، ق کے لیے 'ਕ'۔ ت، ط کے لیے 'ਤ' اور 'ی، ے' کے لیے 'ਯ' کا حرف استعمال کیا

جاتا ہے، مگر نہیں کی گئی۔ دوسرے دن کی مشق میں پینتیس حروف پر مشتمل گرمکھی حروف تہجی کی پٹی دی گئی ہے۔ اب عام طور پر گرمکھی پٹی میں چالیس حروف (اڑلام کے بغیر) شامل ہیں، یعنی بندی کے ساتھ، خالصتاً شاہ مکھی حروف ف کے لیے ایک حرف، ذ، ز، ظ، ض، ژ کے لیے ایک حرف، غ کے لیے ایک حرف، خ کے لیے ایک حرف اور ش کے لیے ایک حرف اور یہ بھی تمام حروف مفرد ہیں۔ گرمکھی رسم الخط میں شاہ مکھی کے الفاظ کی 'واؤ' کو عام طور پر پیش (ُ) میں بدل دیا جاتا ہے۔ اسی لیے ہندوستانی گرمکھی میں اوہ کو 'ਉਹ' (اونکڑ سمیت اُوڑا اور حاحا) یعنی 'اُہ'(3) لکھا جاتا ہے، ڈاکٹر سیتا رام نے بھی اسی طرح لکھا۔ جبکہ ہمارے ہاں یہ مستعمل نہیں، ہم 'اوہ' لکھتے ہیں اور اگر ہمارے ہاں اس کے لیے گرمکھی املا 'ਓਹ' (کھلے منہ والا اُوڑا اور حاحا) لکھی جاتی ہے تو درست ہوگی۔ اسی طرح 'ایہ' کا معاملہ ہے کہ یہاں 'ے' کو زیر (ِ) میں بدل دیا جاتا ہے یعنی 'اِہ' اور اسے 'ਇਹ' (سہاری کے ساتھ ایڑی) لکھا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے اگر 'ایہ' کے مطابق 'ਏਹ' (ایڑی کے ساتھ لاں اور حاحا) یعنی لاں اور ح کے ساتھ لکھا جائے تو درست مانا جانا چاہیے۔ دوسرے ہفتے میں گرمکھی حروف کو لکھنے کے طریق بتائے گئے ہیں۔ یہ طریق کافی حد تک مبتدی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جو Steps بتائے گئے ہیں وہ مزید واضح ہوتے اگر حروف کے درمیان حدِ فاصل مقرر کر دی جاتی اور یوں ترتیب میں وضاحت پیدا ہو جاتی۔ بہر حال ڈاکٹر سیتا رام باہری کا یہ کتابچہ پنجابی شاہ مکھی و گرمکھی رسم الخطوں کے درمیان وضاحت، فرق یا موازنہ و تقابل کی اُس سطح کو سامنے نہیں لاتا جو کسی ایک زبان کے دو رسم الخطوں کو سیکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کتابچے کا میڈیم اردو زبان ہے اور عام طور پر اردو زبان کا ہی پنجابی گرمکھی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے، متبادلات کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ کہیں کہیں پنجابی شاہ مکھی کے الفاظ بھی دیئے گئے ہیں مگر تفہیم کا عمل اردو زبان، شاہ مکھی رسم الخط اور گرمکھی رسم الخط کے درمیان الجھا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر سیتا رام باہری پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کے استاد تھے۔ محسوس یہ ہو رہا ہے کہ وہ پنجابی ادب کی تدریس سے تو وابستہ رہے مگر شاہ مکھی و گرمکھی رسم الخط کی درس و تدریس سے اُن کا واسطہ نہیں رہا۔ ورنہ آموزش کی عملی صورت میں

پیش آنے والے معاملات اس کتابچے کی ترتیب کے دوران یقیناً اُن کے پیش نظر رہتے۔

دوسرا اہم کتابچہ ڈاکٹر جمال الدین جمال ہوشیار پوری کا ''پنجابی دا جمالی قاعدہ'' (4) ہے۔ بیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ 1983ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا، جب کہ دوسری بار 2007ء میں۔ ڈاکٹر جمال علم العروض کے ماہرین میں مانے جاتے ہیں۔ مگر اس قاعدے کو وہ درست انداز میں ترتیب نہیں دے سکے۔ کتابچے کو سات اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نہ تو کہیں شاہ مکھی حروفِ تہجی کی ایک جگہ پٹی دی گئی ہے اور نہ ہی گرمکھی۔ حروف کو مختلف اسباق میں منقسم کر دیا گیا ہے اور کون سا شاہ مکھی حرف کس گرمکھی حرف کا متبادل ہے، کوئی وضاحت نہیں۔ بہر حال یہ کتابچہ دونوں رسم الخطوں کے حروف تہجی سے مکمل طور پر آگاہی رکھنے والوں کے لیے مزید آموزش میں کسی حد تک معاونت کر سکتا ہے مگر مبتدیں کے لیے ہرگز نہیں۔

تیسری اور اب تک کی سب سے اہم کاوش پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن کی کتاب ''گورمکھی، شاہ مکھی لپی'' ہے۔ (5) اشاعت اول 2007ء میں سامنے آئی جب کہ دوم 2014ء میں۔ 2006ء میں ڈاکٹر جمیل احمد پال بھی گرمکھی، شاہ مکھی رسم الخط کی پڑھائی لکھائی کے حوالے سے کتاب مرتب کر رہے تھے اور یہ کام کافی حد تک مکمل ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن اور ڈاکٹر جمیل احمد پال ایک دوسرے کے اس علمی منصوبے سے بے خبر تھے۔ مگر جب ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن کی 2007ء میں کتاب شائع ہوئی تو ڈاکٹر جمیل احمد پال نے اپنی کتاب کے اشاعتی منصوبے کو مستقل روک دیا کہ اب ایک جامع/مکمل کتاب منظر عام پر آ چکی ہے اور وہ یہی چاہتے تھے۔ (6) چونکہ ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن کئی برس شعبہ پنجابی پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ایم-اے پنجابی کے طلبہ کو گورمکھی رسم الخط کی تعلیم دیتی رہی ہیں سو اُنہیں اس رسم الخط کی پڑھائی لکھائی کے حوالے سے پیش آنے والی مشکلات کی باریکیوں سے آگاہی حاصل تھی اور اُن کا یہ تدریسی تجربہ کتاب میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ کتاب بارہ اسباق میں منقسم ہے۔ ابتدائیے کے طور پر گرمکھی رسم الخط کو تاریخی تناظر میں موضوع بحث بنایا گیا ہے جو اس رسم الخط کے بارے میں آگاہی کا حوالوں سے مزین مستند نمونہ ہے۔ پہلا سبق شاہ مکھی، گرمکھی حروف تہجی کی پٹی پر

مشتمل ہے۔ اس پٹی میں ایک آواز کے لیے ایک سے زائد شاہ مکھی حروف اور ان کے لیے واحد گرمکھی حرف کی وضاحت کا اہتمام موجود ہے۔ اڑلام ''ل، ਲ਼'' کو بھی شامل کیا گیا ہے جو انتہائی ضروری تھا۔ دوسرے سبق میں گرمکھی حروف تہجی اور اُن کا تلفظ دیا گیا ہے۔ ہر حرف کے تلفظ کی وضاحت کے لیے الفاظ کو حرفوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ جسے آپ بغیر کسی استاد کی راہنمائی کے درست طور پر پڑھ/سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح سسےّ پیر بندی، کھکے پیر بندی، گگے پیر بندی، ججے پیر بندی اور پھپھے پیر بندی کو ششا، خخا، غغا اور ززا اور ففا لکھا گیا ہے اور یہ اہتمام مذکورہ بالا تینوں کتابچوں میں نہیں کیا گیا۔ اسی طرح تیسرے سبق میں شاہ مکھی کے مرکب حروف اور ان کے مقابل گرمکھی حروف کو ایک پٹی کی صورت دیا گیا ہے۔ یہ وضاحت بھی اس اہتمام کے ساتھ دوسرے کتابچوں میں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ دس حروف ہیں یعنی: بھ (ਭ)، پھ (ਫ)، تھ (ਥ)، ٹھ (ਠ)، جھ (ਝ)، چھ (ਛ)، دھ (ਧ)، ڈھ (ਢ)، کھ (ਖ) اور گھ (ਘ)۔ جب کہ تین مرکب حروف لھ، مھ، نھ، جو لہندی پنجابی پٹی میں مستقل مرکب حروف مانے جاتے ہیں، گیارویں سبق میں شامل ہیں۔ یہ تینوں حروف گرمکھی پٹی کا حصہ نہیں اور انہیں 'دوت' یعنی آدھی ح (ੑ / ਹ) کے ساتھ لکھا جاتا ہے، دیکھیے: لھ (ਲ੍ਹ)، مھ (ਮ੍ਹ)، نھ (ਨ੍ਹ)۔ کتاب کے آخر میں اُن سنسکرت/ہندی الفاظ و اصطلاحات کو تلفظ و معانی کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جو ہندوستانی پنجابی میں عام طور پر مستعمل ہیں مگر پاکستانی پنجابی کا حصہ نہیں۔ تیئیس صفحات پر پھیلے ہوئے ان الفاظ کا مطالعہ ہندوستانی پنجاب سے متعلق گرمکھی متون کی تفہیم کے لیے ناگزیر ہے۔

2007ء میں منظر عام پر آنے والی ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن کی کتاب کے بعد 2011ء میں ایک اور کتاب ''پنجابی زبان: گورمکھی رسم الخط اور بنیادی معلومات'' (7) شائع ہوئی جس کے تین مصنّفین ہیں۔ 128 صفحات پر مشتمل اس تصنیف کے آغاز میں ''پنجابی زبان و ادب: ایک لسانی پس منظر'' کے عنوان سے ایک مضمون شامل ہے۔ لکھتے ہیں: ''گورمکھی سکھ فرقہ کے مذہبی پیشوا گورونا نک دیو کے منہ سے نکلی ہوئی زبان کو کہتے ہیں۔'' (ص 20) گورمکھی زبان نہیں رسم الخط ہے جبکہ زبان پنجابی

ہے۔اس تفریق کو ملحوظِ خاطر رکھنا نہایت ضروری ہے۔اس مغالطے کو بار بار دہرایا گیا جیسے: ''گورمکھی اور پنجابی زبان میں صوتی اعتبار سے تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔'' (ص 20,21) اسی طرح جدید پنجابی شاعری و نثر سے کافی حد تک بے خبری پر مبنی یہ رائے دیکھیں کہ جس میں نئی شاعری و نئی نثر کے کئی نمائندگان کے نام شامل نہیں جب کہ کئی ایک زائد محسوس ہو رہے ہیں: ''جدید پنجابی ادب کے حوالے سے سعیدہ ہاشمی، اکبر لاہوری، ڈاکٹر رشید انور، میراں بخش منہاس، جوشوا فضل الدین، عبدالمجید بھٹی کے نام نمایاں ہیں۔ان کے علاوہ شریف کنجاہی، امین خیال، اقبال صلاح الدین، نواز، عارف عبدالمتین، انجم حسین سید، فخر زمان، قیوم نظر، اختر حسین اختر، افضل احسن رندھاوا، انور مسعود، پروفیسر ماجد صدیقی، حنیف چودھری، روٗف شیخ، غلام مصطفےٰ بسمل، یونس احقر، ڈاکٹر ریاض مجید اور اقبال نجمی نے بھی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔'' (ص23)

محمد آصف خاں کی کتاب ''پنجابی بولی دا پچھوکڑ'' کو شامل تحقیق نہیں کیا گیا۔کیا جاتا تو یقیناً پنجابی زبان کی قدامت کو سامنے لانے میں آسانی رہتی۔ کتاب میں گرمکھی حروف کو لکھنے کا طریق نہیں بتایا گیا اور اڑلام (ੜ) کو حروف تہجی میں شمار نہیں کیا گیا۔اسی طرح ''دوت'' کا ذکر نہیں ملتا۔ خاص طور پر یہ تین مرکب حروف یعنی: لھ (ਲ੍ਹ)، مھ (ਮ੍ਹ) اور نھ (ਨ੍ਹ) کہ جن میں 'دوت' کا استعمال ہوتا ہے۔بقیہ تمام اسباق تقریباً ویسے ہی ہیں جس طرح کہ ایسی تصنیفات سے توقع کی جاتی ہے۔ بہر حال یہ ایک اچھی کاوش ہے، جسے یقیناً سراہا جانا چاہیے۔

☆☆☆☆

حوالے

1- تلوندر سنگھ۔ شاہ مکھی گرمکھی۔ فوک لور ریسرچ اکیڈمی امرتسر (انڈیا) اول اگست 2005ء

2- ڈاکٹر سیتارام باہری۔ گورمکھی زبان: پڑھائی لکھائی۔ ملک بک ڈپو لاہور، س ن

3- ایضاً ص 12

4- ڈاکٹر جمال الدین جمال ہوشیارپوری۔ پنجابی دا جمالی قاعدہ۔ مقصود پبلشرز لاہور، دوم جنوری 2007ء

5- ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن۔ گورمکھی، شاہ مکھی لپی۔ سنگت پبلشرز لاہور، دوم 2014ء

6- راقم سے ڈاکٹر جمیل احمد جمیل (ایڈیٹر: روزنامہ لوکائی / ایڈیٹر مہینہ وار ''سویر انٹرنیشنل'' لاہور) کی گفتگو۔

7- پنجابی زبان: گورمکھی رسم الخط اور بنیادی معلومات۔ مصنفین: اخلاق حیدرآبادی، وقار اصغر، ڈاکٹر محمد اشرف کمال۔ شعبہ اردو جی۔سی یونیورسٹی فیصل آباد۔ اول 2011ء